فون نمبر ۳ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ — ہفتہ — روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۱ احسان ۱۳۴۵ ہش | ۲۱ صفر ۱۳۸۶ھ | ۱۱ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۳۴

اخبار احمدیہ

-o- ربوہ ۱۰ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل سارا دن نقرس کے اثر کی وجہ سے ناساز رہی۔ آج صبح طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

-o- ربوہ — آج مورخہ ۱۰ جون بروز جمعۃ المبارک مسجد مبارک میں خاص علمی تقاریر کا چوتھا ماہانہ جلسہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں منعقد ہو رہا ہے۔ جلسہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب، محترم شیخ مبارک احمد صاحب، محترم سید محمود احمد صاحب ناصر اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس حاضرین سے خطاب فرمائیں گے۔ اور غیر مبایعین سے اختلافی مسائل پر روشنی ڈالیں گے۔ احباب جلسہ میں بکثرت شمولیت فرما کر مستفیض ہوں۔

-o- ربوہ ۱۰ جون۔ مکرم الحاج حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد ضعف اعصاب اور دوران سر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بغرض علاج داخل ہیں۔ ہر چند کہ آپ کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ اور آپ اب چل پھر لیتے ہیں۔ لیکن تا حال ضعف بہت ہے اور بائیں بازو کے جوڑ میں درد رہتا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم حکیم صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ہفتہ تحریک جدید

یکم جولائی تا ۷ جولائی ۱۹۶۶ء

حسب ہدایت مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ یکم جولائی سے ۷ جولائی تک جملہ مجالس پاکستان ہفتہ تحریک جدید منا رہی ہیں اس عرصہ کے لئے حسب فیصلہ شوریٰ ۱۹۶۶ء مجالس کو رسید بکیں مہیا کرنا مقامی صدران اور امراء حضرات کی ذمہ داری ہے۔ سیکرٹریان تحریک جدید بھی اس عرصہ میں خدام سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ اور اپنی الگ رپورٹ اختتام ہفتہ پر دفتر ہذا میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندگی کا مزا اسی وقت ہے جبکہ تمام لذت اور ذوق دعا ہی میں محسوس ہو

جس شخص کی ساری خوشیاں خدا میں ہوں اس کو کوئی دکھ اور تکلیف محسوس نہیں ہو سکتی

ع۔ب صاحب نے عرض کیا کہ میں نماز پڑھتا ہوں مگر نماز میں دل نہیں ہوتا فرمایا:۔

"جب خدا کو پہچان لوگے تو پھر نماز ہی نماز میں رہو گے۔ دیکھو یہ بات انسان کی فطرت میں ہے کہ خواہ کوئی ادنیٰ سی بات ہو جب اس کو پسند آجاتی ہے تو پھر دل خواہ نخواہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اسی طرح پر جب انسان اللہ تعالیٰ کو شناخت کر لیتا ہے اور اس کے حسن و احسان کو پسند کرتا ہے تو دل بے اختیار ہو کر اسی کی طرف دوڑتا ہے اور بے ذوقی سے ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اصل نماز وہی ہے جس میں خدا کو دیکھتا ہے اس زندگی کا مزا اسی دن آسکتا ہے جبکہ سب ذوق اور شوق سے بڑھ کر جو خوشی کے سامانوں میں مل سکتا ہے تمام لذت اور ذوق دعا ہی میں محسوس ہو۔ یاد رکھو کوئی آدمی کسی موت و حیات کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا خواہ رات کو موت آجائے یا دن کو۔ جو لوگ دنیا سے ایسا دل لگاتے ہیں کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں۔ وہ اس دنیا سے نامراد جاتے ہیں۔ وہاں ان کے لئے خزانہ نہیں ہے جس سے وہ لذت اور خوشی حاصل کر سکیں۔

انسان جس لذت کا خوگرفتہ اور عادی ہو جب وہ اس سے چھڑائی جائے تو وہ ایک دکھ اور درد محسوس کرتا ہے اور یہی جہنم ہے۔ پس جبکہ ساری لذتیں دنیا کی چیزوں میں محسوس کرنے والا ہو تو ایک دن یہ ساری لذتیں تو چھوڑنی پڑیں گی۔ پھر وہ سیدھا جہنم میں جاوے گا۔ لیکن جس شخص کی ساری خوشیاں اور لذتیں خدا میں ہیں۔ اس کو کوئی دکھ اور تکلیف محسوس نہیں ہو سکتی۔ وہ اس دنیا کو چھوڑتا ہے تو سیدھا بہشت میں ہوتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ وہ جس وقت چاہتا ہے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے اور اس کو سمجھ آجاتی ہے کہ سچا سرور اور خوشحالی اس میں ہے کہ خدا کو پہچانا جاوے۔ دیکھو میں اس وقت یہ بات تو کر رہا ہوں مگر میرے اختیار میں یہ بات نہیں ہے کہ دلوں تک اس کو پہنچا بھی دوں۔ یہ خدا ہی کا کام ہے جو دلوں کو زندہ کرتا ہے اور بیدار کرتا ہے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۰ تا ۳۲۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ جون ۱۹۶۶ء

عیسائی فرقوں میں اتحاد کی کوشش

یوم سیرۃ النبیؐ اور یوم پیشوایان مذاہب

اس حقیقت کے پیش نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندوؤں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں سے امید ظاہر کی کہ وہ مسلمانوں کے پیغمبر کا ذکر عزت سے کریں گے۔ اور بتایا کہ ایک مسلمان اسلامی تعلیم سے مجبور ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کو عزت کے الفاظ سے یاد کرے اور کسی طرح ان کی توہین نہ کرے۔ نہ صرف اس لئے کہ دوسروں کو اس سے اذیت پہنچتی ہے بلکہ اس لئے بھی کہ اسلامی اخلاق کا تقاضہ یہی ہے کہ کسی مذہب کے پیشوا کی بے عزتی نہ کرے۔ کیونکہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہر مذہب کے پیشوا اچھے تھے۔ اور انہوں نے جو تعلیم دی۔ وہ اللہ تعالے کی راہنمائی میں دی تھی۔ صرف بعد میں ان کے ماننے والوں نے ان کو بگاڑ دیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندوؤں کے سامنے صلح کے جو شرائط پیش کئے تھے وہ آپؑ کی مندرجہ ذیل تحریر سے واضح ہیں

"اس قسم صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔ اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں۔ تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے۔ اور اگر ایسا نہ کریں گے۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کریں گے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں۔ اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آپؐ کا سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آئندہ آپؐ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش نہیں کریں گے۔" (پیغام صلح صفحہ ۳۱-۳۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے رسالہ پیغام صلح کی تصنیف سے پہلے بھی ان اسلامی اصولوں کی بناء پر وضاحت فرمائی تھی کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کو اس اسلامی اصول کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ مگر افسوس ہے کہ ہندوؤں کے فرقہ اور آریہ اور عیسائی پادریوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اور ملک میں اس وجہ سے بے چینی پیدا ہوتی رہی۔ اس پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حکومت کو توجہ دلائی کہ وہ کوئی ایسا قانون بنائے جس سے لوگ ایک دوسرے کے مذہبی پیشوا کی توہین کرنے پر سزا پا سکیں۔ مگر حکومت نے بھی اس طرف توجہ نہ دی۔ جس کے نہایت برے نتائج پیدا ہوئے چنانچہ آپؑ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کی کوشش کی۔ سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رضی اللہ تعالیٰ "سلسلہ احمدیہ" میں فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے سوانح کی ذیل میں ہم بتا چکے ہیں کہ آپ نے اپنے اوائل زمانہ میں ہی گورنمنٹ کو اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ملک کا موجودہ قانون مختلف قوموں کے مذہبی پیشواؤں کی عزت کی حفاظت کے معاملہ میں بہت کمزور اور ناقص ہے۔ اور اسی لئے ہندوستان میں آئے دن مذہبی بزرگوں پر حملے ہوتے رہتے ہیں جن کی وجہ سے ملک کی فضا بہت خراب رہتی ہے۔ اور قوموں کے درمیان امن کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ اور آپ نے اپنی طرف سے بعض تجویزیں بھی پیش فرمائی تھیں کہ اگر انہیں اختیار کیا جاتے۔ تو حالات بہتری کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے اس وقت اس ضروری امر کی طرف توجہ نہ دی۔ اور حالات بد سے بدتر ہوتے گئے۔ اس دلآزاری کا سب سے بڑا مظاہرہ ہمارے مقدس رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہوتا تھا جن کی ارفع اور پاکیزہ شان کو گرانے اور میلا کرنے کے لئے ہر قوم کے نااہل لوگ آپؐ کی عزت کے خلاف ناپاک حملے کرتے رہتے تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا زمانہ آیا۔ تو آپ نے پھر ایک دفعہ گورنمنٹ کو اس ضروری اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ مگر اب بھی حکومت کے حلقوں میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی۔ آخر ۱۹۲۷ء میں آکر خدا نے آپ کے ہاتھ میں ایک ایسا موقعہ دے دیا۔ جس کی وجہ سے گورنمنٹ حرکت میں آنے پر مجبور ہو گئی۔" (سلسلہ احمدیہ صفحہ ۳۹۰-۳۹۱)

یہ امر قابل بیان ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مساعی سے رسالہ "ورتمان" امرتسر کے ایڈیٹر کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کی وجہ سے سزا ہوئی۔ تاہم ایک فرد کی سزا سے اصولی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی مساعی جاری رکھیں اور حکومت پر زور ڈال کر تعزیرات ہند میں ایک نئی دفعہ ایزاد کرائی۔ جس کی وجہ سے مذہبی پیشواؤں کی عزت کی حفاظت کا قانون پہلے سے زیادہ بہتر صورت اختیار کر گیا۔

اس سے بھی زیادہ عوامی طریق جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اختیار کی۔ وہ "یوم پیشوایان مذاہب" اور "یوم سیرۃ النبی" کے جلسوں کی صورت میں معرض وجود میں آیا۔ یوم سیرۃ النبی تو ۱۹۲۸ء سے شروع ہوا۔ مگر یوم پیشوایان مذاہب کا ۱۹۳۹ء میں آغاز ہوا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اپنی "سلسلہ احمدیہ" میں فرماتے ہیں:۔

"آپ کی اس تجویز کے مطابق آنحضرت صلعم کے متعلق اس قسم کا دن ۱۹۲۸ء سے لیکر اب تک جماعت احمدیہ کے انتظام کے ماتحت ہندوستان کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں جہاں جہاں احمدی پائے جاتے ہیں۔ ہر سال منایا جاتا ہے اور یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ کئی شریف اور معزز ہندو صاحبان اور سکھ صاحبان اور عیسائی صاحبان ہمارے ان جلسوں میں شریک ہو کر آنحضرت صلعم کی پاکیزہ سیرت اور پاک تعلیم اور زریں کارناموں کے حالات سناتے ہیں۔ جن سے آہستہ آہستہ ملک کی فضا بہتری کی طرف مائل ہو رہی ہے۔

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی یہ تجویز فرمائی تھی کہ دوسری قومیں بھی اسی طرح اپنے مذہبی پیشواؤں کے متعلق سال میں ایک دن منایا کریں تا کہ مسلمانوں کو بھی ان بزرگوں کے پاکیزہ حالات بیان کرنے کا موقعہ مل سکے۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک دوسری قوموں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ بالآخر ۱۹۳۹ء میں آکر حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ بوجھ بھی اپنے سر پر لے لیا۔ اور جماعت احمدیہ کو ہدایت دی کہ جہاں وہ سال میں ایک دن آنحضرت صلعم کی سیرت کے لئے منایا کرتے ہیں۔ وہاں ایک دن دوسرے پیشوایان مذاہب کے لئے بھی منایا کریں۔ چنانچہ اسی ماہ دسمبر کے ابتداء میں تمام ہندوستان کی احمدی جماعتوں نے یہ دن بڑے اخلاص اور دھوم دھام سے منایا۔ اور اپنے انتظام کے ماتحت جلسے کر کے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ اور دوسرے بانیانِ مذاہب کی تعریف میں پُر اخلاص تقریریں کیں اور تعریفیہ نظمیں پڑھیں۔"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۳۹۷-۳۹۸)

ہم نے گزشتہ اداریوں میں واضح کیا ہے۔ کہ جو بات آج عیسائیوں نے سوچی ہے۔ اس کو باحسن طریق قرآن کریم نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے پیش کیا۔ اور اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سوال کو اٹھایا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یوم سیرۃ النبیؐ ۱۹۲۸ء اور یوم پیشوایان مذاہب ۱۹۳۹ء کی بنیاد ڈال کر تمام دنیا کے سامنے ایک عملی نمونہ پیش کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب اسی کا نتیجہ ہے کہ مختلف ممالک میں نہ صرف جماعت احمدیہ ایسے یوم مناتی ہے بلکہ دوسری اقوام بھی اس طرف متوجہ ہو گئی ہیں ؛

اصلاحِ نفس

باہمی اخوت و محبت کا تحفہ ــــ السلام علیکم

(مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب)

(۴)

میرا مقصد چونکہ لمبا مضمون لکھنے کا نہیں ہے بلکہ مختصر الفاظ میں اہم مسائل کی طرف توجہ دلانا ہے۔ اس لئے السلام علیکم کہنے کے ضمن میں دیگر ضروری اور اہم مسائل بالاختصار بیان کئے جاتے ہیں۔

اپنے اہل وعیال کو سلام کہنا

جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ خیال نہ کرے کہ ان کو سلام کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ان کو بھی اسی طرح سلام کہنا ضروری ہے جس طرح دیگر مسلمانوں کو کہا جاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

فاذا دخلتم بیوتاً فسلّموا
علیٰ انفسکم تحیّۃً من
عند اللہ مبارکۃً طیّبۃً
(النور: ۶۲)

یعنی جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں کو سلام کہا کرو۔ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے۔

حدیث شریف میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ:-

قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا بنیّ اذا
دخلت علیٰ اھلك فسلم
تکون برکۃ علیك وعلیٰ
اھل بیتك۔ (ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا اے میرے بیٹے جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کہو۔ کیونکہ اس طرح سلام کہنا تمہارے لئے بھی اور تمہارے گھر والوں کے لئے بھی موجب برکت ہوگا۔

کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اذن حاصل کرنا

کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل گھر والوں سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے پہلے السلام علیکم کہنا چاہیئے۔ اگر اجازت مل جائے تو داخل ہونے کی اجازت ہے ورنہ تین مرتبہ السلام علیکم کہہ کر گھر والوں کے جواب کا انتظار کرے اگر اس پر بھی اجازت نہ ملے تو واپس آجائے۔ بچّہ جب بالغ ہو جائے تو بلوغت کے بعد اس کے لئے بھی اجازت حاصل کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح بالغ مردوں کے لئے ضروری ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

یا ایّھا الّذین اٰمنوا
لا تدخلوا بیوتاً
غیر بیوتکم حتّیٰ
تستاْنسوا وتسلّموا
علیٰ اھلھا ذٰلکم
خیرٌ لکم لعلّکم
تذکّرون۔
(النور: ۲۸)

اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لے لو۔ اور داخل ہونے سے پہلے ان گھروں میں رہنے والوں کو سلام کرو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم نیک باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو گے۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

واذا بلغ الاطفال
منکم الحلم فلیستاْذنوا
کما استاْذن الّذین
من قبلھم۔
(النور: ۶۰)

اور جب تمہارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو اسی طرح اجازت لیا کریں جس طرح ان سے پہلے (یعنی بڑے) لوگ اجازت لیا کرتے تھے۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

عن ابی موسیٰ الاشعری
رضی اللہ عنہ قال: قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم الاستئذان
ثلاثٌ فان اذن لك
والّا فارجع۔
(متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اجازت حاصل کرنا تین مرتبہ ہونا چاہیئے۔ پس اگر تجھ کو اجازت دے دی جائے تو اندر چلا جا ورنہ لوٹ جا۔

اسی طرح حضورؐ فرماتے ہیں:-

عن سھل بن سعدٍ
رضی اللہ عنہ قال: قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انّما جعل
الاستئذان من اجل
البصر۔ (متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اجازت حاصل کرنے کا طریقہ تو دیکھنے سے روکنے کے لئے ہی مقرر کیا گیا ہے۔

یہ ارشاد ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو اجازت حاصل کرنے سے قبل اندر جھانکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس خیال سے کہ پہلے یہ معلوم کرلیں کہ جس شخص کو وہ ملنا چاہتے ہیں اندر موجود بھی ہے یا نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طریق سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اجازت تو اس لئے حاصل کی جاتی ہے کہ تا اندر جانے یا اندر دیکھنے کی اجازت حاصل کی جائے۔ جب اجازت حاصل کرنے سے قبل ہی اندر جھانک لیا تو اجازت حاصل کرنے کا حکم بے سُود ہو جاتا ہے۔

اسی طرح بنی عامر کے ایک شخص سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے اندر تھے اس نے آپؐ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ اس شخص کے پاس جاؤ اور اس کو اجازت لینے کا طریقہ بتاؤ۔ یعنی اسے کہو کہ پہلے السلام علیکم کہے پھر اندر آنے کی اجازت طلب کرے۔ چنانچہ اس شخص نے پہلے السلام علیکم کہا پھر اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔

منجملہ ان احکام کے ایک یہ بھی حکم ہے کہ اگر مرد اور عورتیں اکٹھے بیٹھے ہوئے ہوں تو ان کو سلام کہا جائے لیکن اگر صرف عورتیں ہوں تو ان کو سلام کہنا صرف اس صورت میں جائز ہے جبکہ فتنہ کا خوف نہ ہو۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی طریق تھا کہ جب بچوں کو کھیلتے دیکھتے تو انہیں السلام علیکم کہتے تا کہ انکو بھی السلام علیکم کہنے کی ترغیب ہو۔

اگر مسلمان اور مشرک اکٹھے کسی جگہ بیٹھے ہوتے تو ان سب کو السلام علیکم کہتے لیکن اگر کسی جگہ صرف مشرکین مل جاتے تو ان کو سلام نہ کہتے۔ لیکن اگر وہ لوگ آپ کو سلام کہتے تو آپ جواب میں "وعلیکم" کہتے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ بعض اوقات مشرکین آپؐ کو تعریضاً ایسے الفاظ سے سلام کہتے جو اپنے اندر بد دعا کا مفہوم رکھتے ہیں۔ تو آپؐ بھی اس کے جواب یوں فرماتے کہ "وعلیکم" یعنی یہ بد دعا الٹا تم پر پڑے۔

آپؐ کا یہ بھی ارشاد مبارک تھا کہ اگر ایک شخص ایک مجلس میں جائے تو السلام علیکم کہے۔ پھر جب وہاں سے اُٹھ کر آنے لگے تو اس وقت بھی سلام کہے۔ اور اگر اس کے بعد دوبارہ یا سہ بارہ اس مجلس میں جانے کا اتفاق ہو تو ہر مرتبہ السلام علیکم کہے۔

السلام علیکم کہنے کی برکات اور مختصر احکام اوپر بیان کر دیے گئے ہیں۔ محاسبہ نفس کے حکم کے ماتحت اب ہم نے یہ جائزہ لینا ہے کہ آیا ہم ان احکام کے مطابق عملدرآمد کرتے ہیں۔

کیا ہم اوّلاً سلام کہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا ہم سلام کہنے والے کو اس سے بہتر الفاظ میں سلام کا جواب دیتے ہیں۔ کیا ہم اپنے گھروں میں جاتے وقت سلام کہتے ہیں۔ کیا ہم دوسرے لوگوں کے گھروں میں جانے سے قبل السلام علیکم کہہ کر اذن طلب کرتے ہیں۔ کیا ہم تین مرتبہ سلام کہنے پر جواب نہ ملنے کی صورت میں واپس لوٹ آتے ہیں یا دوسروں کو بلا وجہ تنگ کرنے کا طریق اختیار کرتے ہیں۔ کیا ہم سلام کہتے ہیں ہتک تو محسوس نہیں کرتے یا دوسرے کے سلام کا جواب دینے میں اپنی کسرِ شان تو نہیں سمجھتے۔ کیا ہم نے اپنے چھوٹے بچوں کو السلام علیکم کہنے کی عادت ڈالی ہے۔

اگر ان احکام میں سے کسی کے متعلق ہم کوتاہی کر رہے ہیں تو آئندہ کے لئے ہم نے اسکی اصلاح کی کیا صورت اختیار کی ہے۔ کیونکہ معاشرے کی اصلاح کا فریضہ ہم سب پر عاید ہوتا ہے۔ اور اسلام نے اس فرض سے سبکدوش ہونے کی مفصل راہنمائی فرما دی ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

یورپ کی فوقیت کی تباہی مصر سے وابستہ ہے

۲۴ء میں حضرت المصلح الموعودؓ کی پیشگوئی جو آج لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہے

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب)

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مصر کے متعلق اکتالیس سال پہلے کی ایک پیشگوئی اور اسکے پورا ہونیکا تذکرہ اخبار الفضل ۱۳ جنوری ۶۶ء میں ہو چکا ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ نے آج سے بیالیس برس قبل یہ تحریر فرمایا تھا کہ:۔

"میرا دل کہتا ہے۔ اور جب میں نے قرآنِ کریم کو سمجھا ہے میں ہمیشہ اس کی بعض آیات سے استدلال کرتا ہوں اور اپنے شاگردوں کو کہتا چلا آرہا ہوں کہ یورپ کی فوقیت کی تباہی مصر سے وابستہ ہے۔"

(الفضل ۱۳ ستمبر ۲۴ء)

اب حالات نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ حضور رضؓ کا یہ فرمان کس طرح حیرت انگیز رنگ میں پورا ہو رہا ہے۔

آج اس جگہ ایک اور تازہ ترین شہادت اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی لکھی جاتی ہے یہ شہادت وہ بیان ہے جو برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ولسن نے پارلیمنٹ میں دیا ہے۔ یہ بیان اخبار مشرق ۱۳ مئی ۶۶ء کے صفحہ ۱ پر یوں درج ہے:۔

(ہیڈنگ) نہر سویز پر حملے سے مشرقِ وسطیٰ میں برطانیہ کا وقار ختم ہو گیا۔

لنڈن پیپر۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ولسن نے کہا ہے کہ برطانیہ نے دس سال قبل متحدہ عرب جمہوریہ پر حملہ کر کے حماقت کی تھی اس سے برطانیہ کو زبردست نقصان پہنچا ہے اور اب وہ عدن کا فوجی اڈہ خالی کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ انہوں نے یہ بات گزشتہ روز دارالعوام میں سر انتھونی ایڈن کے بھتیجے سر جان ایڈن کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہی۔ انتھونی ایڈن ۱۹۵۶ء میں برطانیہ کے وزیر اعظم تھے۔ انہی کے زمانہ میں برطانیہ نے نہر سویز پر حملہ کیا تھا۔

مسٹر ولسن نے بتایا کہ برطانیہ کی تاریخ میں نہر سویز پر حملہ سے بڑی اور کوئی حماقت نہیں اگرچہ اس واقعہ کو دس سال گزر گئے ہیں لیکن مشرقِ وسطیٰ کے لوگ اسے نہیں بھولے اور عرب ملکوں میں برطانیہ کے مفادات سخت خطرہ میں ہیں اور ان ملکوں میں جہاں کہیں ہمارے اڈے ہیں ان میں متعین برطانوی فوجیوں کو چین نصیب نہیں۔ عدن کی مثال ہمارے سامنے ہے۔"

ہم آج اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ رہے ہیں کہ نہر سویز کی وجہ سے جو حملہ ۱۹۵۶ء میں برطانیہ نے مصر پر کیا تھا اس کے ناکام ہو جانے اور نہر سویز کے مصر کے قبضہ میں چلے جانے سے یورپ کی فوقیت دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے جس کا اظہار مسٹر ولسن نے بھی کھلے طور پر کر دیا ہے۔

جہاں سیاسی لحاظ سے اب ایشیا آزادی کے سانس لے رہا ہے وہاں اسکی صنعت و حرفت اور تجارت میں بھی دن بدن ترقی ہوتی جا رہی ہے اس طرح تمدنی لحاظ سے بھی یورپ کی فوقیت ختم ہوتی جا رہی ہے۔

یورپ جب دو تین صدی پہلے سے سیاسی فوقیت کی بناء پر ایشیا میں داخل ہوا تھا تو وہ مسیح کے ابن اللہ ہونے کے عقیدہ کو تمام ایشیا پر مسلط کرنے کا عزم لئے ہوئے تھا۔ اور اس کا عیسائیت کے مشرکانہ عقیدہ کو ایسے رنگ میں پیش کرنا کہ ایشیا کے سادہ لوح مسحور ہو جائیں۔ اور لاکھوں ایشیائی لوگوں کا اپنے مذاہب کو چھوڑ کر عیسائیت کو قبول کر لینا بتلاتا ہے کہ مذہبی نقطہ نگاہ سے بھی یورپ نے ایشیا پر برتری حاصل کر لی تھی۔ یہ برتری سب سے زیادہ اس وقت نظر آئی جبکہ ہندوستان میں لاکھوں افراد اسلام کو خیرباد کہہ کر عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے۔

یورپ کی برتری عالمگیر تھی تمام ایشیا اس کا غلام ہو چکا تھا۔ آخر رحمِ خداوندی نے اسلام کے حق میں جوش مارا اور چودہویں صدی کے سر پر حسب وعدہ عظیم الشان مجدد کو مبعوث فرما دیا جس کا دوسرا نام المسیح الموعود والمہدی المعہود ہے۔ اس پر قرآن کریم کے لاانتہاء اسرار کھلے تھے۔ انہوں نے قرآنِ کریم کو زندہ کتاب ثابت کر کے تمام دنیا کے مذاہب کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ انہی کے فرزند ارجمند اور انہی کے خلیفہ ثانی تھے جنہوں نے اپنے عرفان قرآنی کی وجہ سے آج سے بیالیس سال پہلے یہ فرمایا تھا کہ یورپ کی فوقیت کی تباہی مصر سے وابستہ ہے اور آج حضور رضؓ کی پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہے۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

تعمیر ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وعدہ کنندگان توجہ فرمائیں

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ)

اِس سے قبل بھی بذریعہ خطوط اور بذریعہ الفضل وعدہ کنندگان تعمیر ہال کی خدمت میں وعدوں کی تکمیل کے لئے یاددہانیاں کرائی جا چکی ہیں۔ دیہاتی احباب اور مجالس کے لئے وعدوں کی ادائیگی کا یہ بہت اچھا موقع ہے۔ اس وقت گندم کی فصل برداشت کی جا رہی ہے اور ساتھ ساتھ منڈیوں میں آ رہی ہے جس کی وجہ سے زمیندار بھائیوں کے لئے ادائیگی بہت آسان ہے۔

میں جملہ وعدہ کنندگان کو عموماً اور دیہاتی احباب کو خصوصاً اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس وقت تعمیر کے کام کے لئے مرکز کو روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ آپ حضرات نے وعدہ فرمایا ہے۔ ادائیگی تو بہرحال کریں گے مگر کیا ہی اچھا ہو کہ اگر ادائیگی اب ہو جائے۔ تا ہمارے لئے بھی سہولت ہو اور آپ کا وعدہ بھی پورا ہو جائے۔

میں توقع رکھتا ہوں کہ میرے وہ بھائی جنہوں نے -/۳۱۳ روپے کی تحریک میں وعدہ کیا تھا اب اپنے وعدے کی ادائیگی کی طرف بھی جلد توجہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مرزا رفیع احمد
صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تعلیم قرآنِ پاک کی ضرورت

احبابِ جماعت اپنا فرض ادا کریں

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائی صاحبان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے ؎

آؤ عیسائیو! اِدھر آؤ
نورِ حق دیکھو راہِ حق پاؤ
جس قدر خوبیاں ہیں قرآں میں
کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ

یہ دعوت تمام عالمِ عیسائیت کے لئے ہے اور اس دعوت کی علمبردار ساری جماعتِ احمدیہ ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی قرآنِ مجید کی خوبیوں سے پوری طرح واقف ہو تاکہ وہ عیسائی بھائیوں کے سامنے قرآن مجید کی برتری ثابت کر سکے۔ پس احبابِ جماعت کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ کوئی احمدی فرد ایسا نہ رہے جو قرآنِ مجید نہ جانتا ہو۔

(نظارت اصلاح و ارشاد شعبۂ تربیت ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ کی
— سیرۃ طیبہ —

(مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ)

دعاؤں کی قبولیت
— اور —
غیر معمولی یادداشت

غالباً ۱۹۲۳ء کا ذکر ہے کہ میری بیوی بیمار ہو گئی۔ اُس کے پیٹ میں ایک پھوڑا بن گیا بعض لیڈی ڈاکٹروں نے تشخیص کی۔ کہ کوئی رحم کی بیماری ہے۔ اور علاج ہوتا رہا۔ لیکن مریضہ دن بدن کمزور ہوتی گئی۔ ایک انگریز لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ مرض کی تشخیص صحیح نہیں ہوئی اس نے بتایا۔ کہ رحم میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں ہے۔ دراصل مریضہ کے پیٹ میں پھوڑا ہے جس کے لئے اپریشن کرنا ضروری ہے لیکن مریضہ غلط علاج کی وجہ سے اس قدر کمزور ہو چکی ہے کہ وہ شاید ہی اپریشن کی تکلیف برداشت کر سکے اور اگر اپریشن نہ کر دیا گیا۔ تو پھوڑے کا زہر جسم میں پھیل جائے گا۔ اور مریضہ کی موت واقع ہو جائیگی میں نے ارادہ کیا۔ کہ مریضہ کو اگلے دن لاہور میو ہسپتال میں علاج کے لئے لے جاؤں۔ اور لیڈی ڈاکٹر نے چند دوائیں تجویز کیں۔ کہ مریضہ رات آرام سے گذار سکے۔ اس وقت تک میں اس بیماری کو ایک معمولی بیماری سمجھ رہا تھا۔ لیڈی ڈاکٹر کے مشورہ کے بعد سخت تشویش ہوئی۔ میں نے اُسی وقت ایک تار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں ارسال کیا اور مریضہ کی خطرناک حالت سے آگاہ کیا اور درخواست کی۔ کہ حضور اسکی صحتیابی کے لئے دعا فرما دیں۔ جواب آیا۔ کہ دعا کی گئی ہے اللہ تعالےٰ رحم فرماوے گا۔ صبح کو لیڈی ڈاکٹر مریضہ کو دیکھنے کے لئے آئی۔ وہ یہ دیکھکر حیران رہ گئی کہ پھوڑا رات کو خود بخود بغیر اپریشن کے پھٹ گیا ہے۔ اور گندہ مواد خارج ہو رہا ہے۔ اس نے بتایا۔ کہ اس کی ساری زندگی میں ایسا تجربہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ اس قسم کا پھوڑا خود بخود پھٹ گیا ہو۔ اور گندہ مواد خارج ہو جائے۔ یہ تو ایک معجزہ ہے کہ یہ پھوڑا اس طرح خود بخود پھٹ گیا ہے لیکن ابھی مریضہ کی حالت خطرہ سے خالی نہیں کیونکہ اگر یہ گندا مواد سارا خارج نہ ہوا اور اس کا کوئی حصہ اندر رک گیا۔ پھر بھی اس کا زہر مہلک ثابت ہوگا۔ اسلئے اب دعا ہی کریں کہ یہ مواد سارے کا سارا خارج ہو جاوے۔ میں نے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ اور حضور کی خدمت میں پھر خط لکھا اور درخواست کی۔ کہ دعا جاری رکھی جاوے کہ اللہ تعالےٰ مریضہ کو لیڈی ڈاکٹر کے بیان کردہ خطرہ سے محفوظ رکھے۔ جس کا جواب آیا کہ دعا کی جا رہی ہے۔ چنانچہ چند دن کے بعد سارا گندہ مواد خود بخود خارج ہو گیا۔ اور پھوڑا کا زخم بغیر کسی علاج کے مندمل ہو گیا۔ اور لیڈی ڈاکٹر نے بار بار کہا۔ کہ یہ دعا کا ہی نتیجہ ہے۔ ورنہ اس کے تجربہ میں ایسا واقعہ کبھی نہیں ہوا۔ اس کے بعد میری بیوی تقریباً ۴۰ سال زندہ رہی۔ کوئی اور شخص حضور کے مستجاب الدعوات ہونے میں شک کرے تو کرے میں کس طرح حضور کے مستجاب الدعوات ہونے کا انکار کر سکتا ہوں۔

۲۔ غالباً ۱۹۴۲ء کا واقعہ ہے۔ ہوا یہ

چند دوستوں کے ہمراہ ستمبر کی تعطیلات میں ڈلہوزی گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی آرام کی خاطر اپنے چند احباب کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے ہوئے تھے میرے ہمراہیوں میں سے ایک صاحب چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب تھے۔ ایڈووکیٹ تھے جو کہ آجکل گوجرانوالہ پریکٹس کرتے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۲۵ء میں حضور اور ان کی پارٹی کو لنڈن میں کھانے پر مدعو کیا تھا۔ جبکہ حضور مذہبی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے وہاں گئے ہوئے تھے۔ جمعہ کے روز میں نے چوہدری صاحب اور اپنے دیگر ہمراہیوں کو کہا کہ وہ بھی ساتھ چلیں تاکہ حضور کی بابرکت صحبت سے فائدہ اٹھائیں۔ جمعہ کی نماز ختم ہو جانے کے بعد ...

کے قریب آ جاویں۔ تاکہ اُن کا تعارف کرا سکوں چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب جب قریب ہوئے اور میں نے ان کا تعارف حضور سے کرانا چاہا۔ تو حضور نے فرمایا۔ میں چوہدری صاحب کو خوب اچھی طرح جانتا ہوں۔ انہوں نے لنڈن میں ہمیں کھانے پر بلایا تھا۔ حالانکہ اس واقعہ کو قریباً ۱۹ سال ہو چکے تھے۔ اور اس وقت چوہدری صاحب کی عین جوانی کی عمر تھی۔ اور طالب علمی کا زمانہ تھا۔ اور اب بالوں میں کافی سفیدی آ چکی تھی۔ لیکن حضور نے فوراً انہیں پہچان لیا۔ اور ان کا نام بھی بتا دیا۔ حالانکہ وہ حضور کو ایک ہی دفعہ پہلے ملے تھے۔

(باقی)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

U RS. 50,000
V RS. 50,000
W RS. 50,000
X RS. 50,000
Y RS. 50,000
Z RS. 50,000
AA RS. 50,000
AB RS. 50,000
AC RS. 50,000
AD RS. 50,000
AE RS. 50,000
AF RS. 50,000
AG RS. 50,000
AH RS. 50,000
AJ RS. 50,000
AK RS. 50,000
AL RS
AM R

زیادہ سے زیادہ انعامات حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ بونڈ خریدیئے

۱۰ روپے والے انعامی بونڈ کے ہر سلسلہ پر سال میں چار مرتبہ قرعہ اندازی کے ذریعہ ۵۰ ہزار روپے کے ۱۳۶ نقد انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ انعامات کی رقم ۲۰ ہزار روپے سے لیکر ۱۰۰ روپے تک ہوتی ہے۔
زیادہ سے زیادہ بونڈ خریدیئے اور سنبھال کر اپنے پاس رکھیئے۔
۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء کو ہونے والی قرعہ اندازی کیلئے ۱۴ جون تک اپنے دس روپے والے بونڈ خرید لیجئے۔

اپنے محفوظ مستقبل کیلئے
بچت کیجئے
اپنے وطن کے لئے

انعامی بونڈ

وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے

تمام منظور شدہ بینکوں اور ڈاک خانوں سے دستیاب ہیں

بہشتی مقبرہ ربوہ میں بجلی کی روشنی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ طیبہ کے قریباً آخری ایام میں ڈھاکہ سے ایک مخلص دوست مکرم محمد داؤد صاحب نے تین ہزار آٹھ سو پچاس روپیہ کا ایک چیک حضور کی خدمت میں ارسال کر کے درخواست کی کہ جس مصرف میں حضور پسند فرمائیں اس رقم کو خرچ کرنے کے لئے ارشاد فرمائیں۔ حضور نے یہ رقم دفتر بہشتی مقبرہ کو عطا فرما دی۔ ان دنوں میں بہشتی مقبرہ کے لئے دو اہم امور مدنظر تھے۔

اول:۔ بہشتی مقبرہ میں بجلی کی روشنی کا انتظام

دوم: بارشوں کے پانی کی روک تھام۔ جو شمالی پہاڑی کے دامن سے زور سے بہتا ہوا اور مقبرہ میں داخل ہو کر جنوب کی طرف اپنا راستہ بناتا ہوا مقابر کو ہر سال نقصان پہنچاتا تھا۔

خاکسار کی تجویز پر مجلس کارپرداز نے پسند فرمایا کہ اس رقم کو ان دونوں اغراض پر خرچ کیا جائے اور اگر دونوں مصارف سے کچھ بچ رہے تو وہ بہشتی مقبرہ کی ہی کسی مد میں داخل خزانہ کر دی جائے چنانچہ ان ہر دو اغراض پر کل ۲۷۰۰ روپے خرچ ہوئے اور باقی ۱۱۵۰ روپے بہشتی مقبرہ کی مد شرط اوّل میں داخل خزانہ کر دئے گئے۔ اس مد کا روپیہ بھی بہشتی مقبرہ کے انتظام اور زیبائش وغیرہ پر خرچ ہوتا ہے۔

اس اعلان سے ایک مقصد تو یہ ہے کہ احباب مکرم محمد داؤد صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کارِ خیر اور صدقہ جاریہ کے لئے بہترین جزا دے۔ اور جس طرح انہوں نے اس خطۂ ارضی کو بجلی کی روشنی سے منور کرنے کا سامان فراہم کیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کے دل کو اخلاص و ایمان کے نور سے ہمیشہ منور رکھے اور بیش از بیش خدمتِ سلسلہ کی توفیق اور موقعہ عطا فرمائے اور ان کو دینی و دُنیوی حاجات و مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ اور دوسرا مقصد اس اعلان سے یہ ہے کہ جماعت کے مخیر احباب جو سلسلہ کے دوسرے اداروں اور مدات میں عطایا دیتے ہیں۔ وہ بہشتی مقبرہ کی مد شرط اوّل کو بھی یاد رکھا کریں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں بہت سی اصلاحات کی ضرورت ہے بہت سی ضروریات درپیش رہتی ہیں۔ پس جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ وہ بہشتی مقبرہ کے لئے عطایا کی رقوم خزانہ صدر انجمن کی مد شرط اوّل میں جمع کروا دیا کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

دفتر دوم کی انیس سالہ یادگاری کتاب میں شمولیت کی شرائط

بمنظوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید دفتر دوم کی انیس سالہ یادگاری کتاب میں شمولیت کے لئے حسب ذیل شرائط کا اعلان کیا جاتا ہے۔

اوّل۔ انیس سالوں میں سے ۴۵-۱۹۴۴ء تا ۶۳-۱۹۶۲ء کوئی سال بھی ادائیگی کے لحاظ سے خالی نہ ہو۔

دوم: خالی سالوں کو پُر کرنے کی اجازت اُن افراد کو دی جائے گی۔ جو دفتر سوم کے اجرا کی تاریخ یعنی یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے پہلے دفتر دوم کے کم از کم تین سالوں میں شامل ہو چکے ہوں

سوم: انیس سالوں کے چندہ کی سالانہ اوسط (باستثناء اطفال و خانہ دار خواتین) کم از کم دس روپیہ فی کس ہو۔

چہارم: اطفال اور خانہ دار خواتین جن کی کوئی الگ آمد نہیں کے چندہ کی سالانہ اوسط کم از کم پانچ روپیہ فی کس ہے

دفتر دوم کی اس یادگاری کتاب میں شمولیت کے خواہشمند افراد ان شرائط کا خیال رکھیں اور اگر خالی سالوں کو پُر کرنا مقصود ہو تو ایک سال کے اندر اندر اس کی تلافی فرمائیں تا کتاب کی اشاعت میں تاخیر واقعہ نہ ہو جائے ــــ عہدیداران حضرات بھی مرکز کو فہرستیں بھجوانے وقت ان امور کو مدنظر رکھیں۔

(وکیل المال اوّل)

۳ ـ میرا چھوٹا بھائی علیم الدین کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں (بشارت احمد ٹیچر ہائی سکول ربوہ)

۴ ـ خاکسار کا لڑکا عزیزم مظفر احمد بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ حکیم محمود احمد دار الشفاء خانیوال

کینہ ایک باطنی گند ہے۔ اس کو دور کرنا چاہیئے

وہ بیماریاں جو اپنی ذات کی پاکیزگی کے خلاف ہوتی ہیں۔ یعنی وہ بیماریاں جن کا اثر اپنی ذات سے ہی تعلق ہوتا ہے۔ غیر پر ان کا اثر نہیں پڑتا۔ ان کو بیان کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعودؓ نے اپنی کتاب نجات حصہ اوّل میں فرمایا ہے:۔

"تیسرا جرم کینہ ہے۔ جب ایک شخص کسی کے متعلق برائی دیکھتا ہے تو اسے وہیں نہیں بھُلا دیتا۔ بلکہ دل میں رکھ لیتا ہے۔ مگر جب تک یہ جرم دل سے نہ نکلے۔ نفس پاک نہیں ہو سکتا۔ اور اسے دل میں رکھنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ کینہ نفس کا ایک گند ہے اور اس کو دل میں رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی جیب میں پاخانہ رکھے۔ اس گند سے فائدہ کیا؟ ہر ایک کام کسی فائدہ اور ضرورت سے کیا جاتا ہے۔ مگر کینہ رکھنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ فائدہ تو کچھ نہیں۔ ہاں نقصان ہوتا ہے۔ جب کسی کے متعلق برائی اپنے دل میں رکھو گے۔ تو اس پر کُڑھو گے۔ اور جب کُڑھو گے۔ تو طبعی مسئلہ ہے کہ بیمار ہو جاؤ گے۔ دیکھو جب بچے ایک دوسرے سے چڑتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے ایسا نہ کرو۔ مگر عجیب بات ہے۔ بچوں کو سمجھانے والے خود دوسروں کا کینہ دل میں رکھ کر چڑتے ہیں اور اس طرح اُن کی طبیعت میں چڑچڑاہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بد خلقی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے دوسرے کو نقصان پہنچانے کے خیال سے کوئی اپنی ناک کاٹ لے۔ مگر اس سے دوسروں کا کیا نقصان ہو گا۔ پس یاد رکھو۔ کہ کینہ جیسی لغو چیز اور کوئی نہیں۔ مگر اکثر لوگ اس میں مزا حاصل کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کہتے ہیں۔ کوئی چیتا تھا۔ اس کو تازہ گوشت نہیں کھلایا جاتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے قریب ریل پڑی ہوئی تھی۔ جس پر اس نے زبان لگائی اور خون نکل آیا۔ اس تازہ خون کو اس نے چوس لیا۔ اور اس کا اسے ایسا مزہ آیا۔ کہ وہ برابر اپنی زبان ریل پر رگڑتا رہا۔ اور زبان کا خون چوستا رہا اور مزہ لیتا رہا۔ آخر اس کی زبان ہی کٹ گئی۔ اسی طرح کینہ رکھنے والے کی حالت ہوتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ دوسرے کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ مگر دراصل وہ اپنی ہی جان کو کھا رہا ہوتا ہے۔"

(شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قابلِ تقلید نمونہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ارشاد روزنامہ الفضل مجریہ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا تھا۔ جو یہ ہے:۔

"موصی اصحاب کو اپنی قربانیوں میں اور بھی اضافہ کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی جائے۔"

مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب سیکرٹری وصایا مرکزیہ کراچی اپنی چٹھی محررہ ۲۵/۴/۶۶ میں تحریر فرماتے ہیں ــــ کہ

"حضور کے اس ارشاد سے متاثر ہو کر میری خواہش تھی کہ میں اپنی وصیت میں اضافہ کروں اب چونکہ یکم مئی سے نیا مالی سال شروع ہو رہا ہے۔ اسلئے میں حضور کے اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے۔ اپنی وصیت میں ۱/۱۰ حصہ کی بجائے ۱/۸ حصہ کا اضافہ مئی ۱۹۶۶ء سے کرتا ہوں۔"

مکرم شیخ صاحب بحیثیت سیکرٹری وصایا سلسلہ کے بڑے سرگرم اور مخلص کارکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرما کر دوسرے اصحاب کے لئے قابلِ تقلید نمونہ بنائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱ ـ میرے دادا مکرم مولوی عبد الواحد خان صاحب میرٹھی صحابی بیمار ہیں۔ پچھلے ہفتہ سانس کی تکلیف ہو گئی ...... جو چار دن رہی اس تکلیف سے بہت کمزور ہو گئے۔ بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔ (نسیم احمد خان کراچی)

۲ ـ میرے لڑکے عبد العزیز پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے (غلام قادر بیہ منجلہ ضلع سیالکوٹ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۹ر جون۔ چین کے ثقافتی تعلقات کے کمیشن کے چیئرمین مسٹر شی ہوائی پی نے کہا ہے کہ پاکستان اور چین کے درمیان حال ہی میں راولپنڈی میں جو ثقافتی معاہدہ ہوا ہے اس کے تحت دونوں ملک ثقافتی تبادلوں کا سالانہ پروگرام مرتب کریں گے۔ وہ چین کے چارکنی ثقافتی وفد کے ساتھ مشرقی پاکستان کے دورہ پر کل یہاں پہنچے۔ انہوں نے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پاکستان اور چین کے درمیان انمٹ دوستی قائم ہو چکی ہے اور دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات روز بروز گہرے ہوتے چلے جائیں گے۔ اس ثقافتی معاہدہ نے دونوں کے تعلقات کو اور مضبوط اور خوشگوار بنا دیا ہے۔

چین اور پاکستان کے دلیر عوام کے درمیان دوستی اس دور کے لئے ایک آزمائش کی حیثیت رکھتی ہے اس میں کوئی رخنہ نہیں ڈال سکتا۔

● لندن ۹ جون۔ برطانوی فلسفی برٹرینڈ رسل نے تجویز پیش کی ہے کہ صدر جانسن اور دوسرے امریکی لیڈروں پر بین الاقوامی عدالت میں ویٹ نام کے لاکھوں افراد کے قتل کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے اور سزا کا اعلان کیا جائے۔ انہوں نے دنیا بھر کے انصاف پسند لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مقدمہ میں امریکی لیڈروں کے خلاف گواہی دیں۔ انہوں نے قانون دان حضرات سے بھی اسی قسم کی اپیل کی ہے

● سنگاپور ۹ جون۔ انڈونیشی پارلیمنٹ نے کل وزیر خارجہ آدم ملک کے ان اقدامات کی منظوری دے دی جو انہوں نے بنکاک میں ملائشیا کے نائب وزیر اعظم تن عبدالرزاق کے ساتھ امن کے مذاکرات کے سلسلہ میں کئے۔ مسٹر آدم ملک نے پارلیمنٹ کو ان مذاکرات کے نتائج سے بھی آگاہ کیا ہے۔

پارلیمنٹ کے چیئرمین احمد سجا نجو نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ان مذاکرات کے لئے پارلیمنٹ کی توثیق ابھی ضروری نہیں کیونکہ دونوں میں کوئی رسمی معاہدہ نہیں ہوا۔ صرف تحریروں کا تبادلہ ہے۔

● راولپنڈی ۹ر جون۔ صدارتی کابینہ نے صدر ایوب کی زیر صدارت ایک اجلاس میں مائنز ایکٹ میں ترمیم کی منظوری دے دی ہے۔ ترمیم کی رو سے اب کسی عورت کو ہنگامی حالات میں کانوں میں ملازم رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی اس

کے علاوہ سترہ سال سے کم عمر کے بچوں کو بھی کانوں کے اندر یا باہر جانے کی ممانعت ہوگی۔

● راولپنڈی ۹ر جون۔ پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز قاہرہ کے قریب طیارہ کے حادثہ میں شہید ہونے والے مسافروں کو جن میں ۲۱ صحافی بھی شامل تھے ۳۵ ہزار ۹ سو کی بجائے ۷۹ ہزار روپے

فی کس معاوضہ ادا کرے گی۔ دوادھ کی رسم کل قومی اسمبلی میں ایک بل کے ذریعہ دگنی کی گئی ہے۔ اس سرکاری بل میں یہ رعایت بھی دی گئی ہے کہ پی آئی اے کے مسافر یا ان کے جائز وارث اپنے دعاوی سے متعلق عدالت سے باہر بھی تصفیہ کر سکتے ہیں۔

حکومت نے یہ بل اس لئے پیش کیا تھا کہ اس قریب حادثہ میں شہید ہونے والے مسافروں کے ورثا کو جلد از جلد معاوضہ ادا کیا جا سکے

مجرب ثانی
دانت درد
(TOOTH ACHE)
MEDICAL LANKA
بذات خود کوئی بیماری نہیں۔ عموماً پائیوریا۔ دانتوں کے گھن یا اعصابی تکلیف کے نتیجہ میں دانتوں میں درد ہوتی ہے جو ٹوتھ کیور ما کھلانے اور ٹوتھ کیور ۲ لگانے سے فوراً دور ہو جاتی ہے لیکن بعد میں درد کی وجہ یعنی اصل بیماری کا علاج کرنا ضروری ہوتا ہے قیمت ٹوتھ کیور ۱ و ۲ کل ۱/- روپے
کیورٹو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ نیلا گنبد)

نیا ۵% قرضہ
۱۹۷۸ء

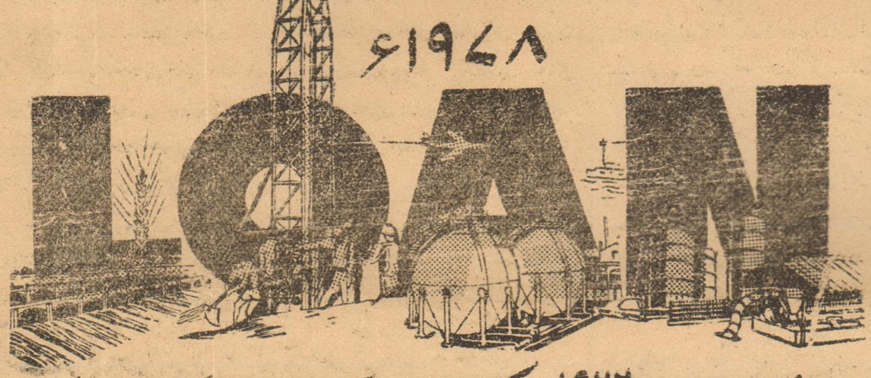

۱۵ر جون ۱۹۶۶ء کو صرف ایک دن کے واسطے جاری کیا جائے گا۔

ادائیگی کا طریقہ: نقد، چیک یا ۳ ½ فی صد سرکاری تمسکات ۱۹۶۶ء کی صورت میں ادائیگی ہو سکتی ہے۔ ۳ ½ فی صد قرضہ ۱۹۶۶ء کے تمسکات کے مالک اگر اپنے تمسکات نئے قرضہ کی تمسکات میں تبدیل کرانے کے خواہش مند ہیں وہ فوری طور پر اپنے تمسکات کو نئے قرضہ کی درخواست کے ساتھ ارسال فرمادیں۔

قرضہ کی واپسی: قرضہ کی رقم ۱۵ر جون ۱۹۷۸ء کو مساوی قیمت پر واجب الادا ہوگی۔

قیمت اجراء: ہر سو روپے کے اصل قرضہ کی قیمت اجراء ۹۹ روپے ہوگی۔

منافع: قرضہ میں لگائی جانے والی رقم پر ۵ فیصد سالانہ کی شرح سے ششماہی منافع ۱۵ر دسمبر اور ۱۵ر جون کو واجب الادا ہوگا۔

درخواستیں حسب ذیل اداروں میں وصول کی جائیں گی

(اے) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر واقع کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ کوئٹہ۔ لائل پور۔ ڈھاکہ۔ چاٹگام۔ کھلنا اور بوگرا

(بی) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر نہ ہونے کی صورت میں نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخوں میں . . . . اور

(سی) ایسے سرکاری خزانوں میں جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا دفتر یا نیشنل بینک آف پاکستان کی کوئی شاخ موجود نہ ہو۔

قرضہ کی درخواستیں: درخواستیں صرف سو روپے یا سو روپے سے تقسیم ہونیوالی رقوم کیلئے ہی پیش کی جا سکتی ہیں

جاری کردہ:- وزارت مالیات حکومت پاکستان

DFP-513
THAVEI

ڈاکٹر محمد لطیف صاحب مرحوم جے پوری

(محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے کنٹب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

افسوس ہمارے عزیز ڈاکٹر محمد لطیف صاحب ۷ رجون ۱۹۶۶ء کو بوقت صبح جے پور میں انتقال کر گئے۔ طویل بیماری کے بعد۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارے برادر بزرگ حضرت ڈاکٹر محبوب عالم صاحب ملازمت کے سلسلہ میں جے پور چلے گئے اور وہیں مقیم ہو گئے ان کی وجہ سے ہمارے خاندان کی ایک شاخ جے پور میں رہنے لگی۔ چنانچہ آپ کے فرزندوں میں سے ڈاکٹر محمد لطیف صاحب اور ڈاکٹر محمد سعید صاحب وہیں ڈاکٹری کا کام کرنے لگے۔ افسوس کہ ڈاکٹر محمد سعید کے بعد ڈاکٹر محمد لطیف صاحب بھی وقت سے پہلے ہی داغ مفارقت دے گئے۔ بہت خوبیوں کے مالک تھے سلسلہ سے عجیب قسم کا خاموش اخلاص اور سلسلہ کی شخصیتوں سے گہرا لگاؤ اور محبت رکھنے والے اور سلسلہ کے مہمانوں کی خاطر مدارات کرنے والے تھے۔ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب تو گویا اندھیرے میں ایک شمع تھے۔ اپنی مصروفیات کے باوجود سلسلہ کی کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور دینی علوم میں خوب درک حاصل کیا۔ تقریر اور خطابت بھی سیکھ لی۔ میرے اور میرے ہم عمر عزیزوں کو ان کی ایک بات کبھی نہ بھولے گی۔ وہ یہ کہ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو وہ بھی اپنے دادا یعنی ہمارے والد بزرگوار حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحبؓ کے پیچھے پیچھے قادیان پہنچ گئے اور وہاں کے سب نظارے دیکھے اور کئی دلچسپ باتیں سنیں جو انہوں نے واپس امرتسر آ کر ہمیں سنائیں۔ نہایت ایمان افروز باتیں جو کتابوں میں نہیں ملتیں۔ ہمارے ذہنوں میں جو کچھ تصویر انتخاب خلافت ثانیہ کے عظیم تاریخی واقعہ کی ہے وہی ہے جو ڈاکٹر محمد لطیف صاحب مرحوم نے آ کر بیان کی اور ہنوز زندہ ہے۔ ایسے گویا وہ ابھی سنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے ان کی قربانیوں اور ان کے اخلاص کو قبول فرمائے اور ان کی اولاد کو (کہ اس میں سے اکثر انڈیا یعنی جے پور میں ہے اور دو فرزند زیر تعلیم ہیں) ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ ڈاکٹر لطیف مرحوم کی یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ ہمارے برادر بزرگ ڈاکٹر محبوب عالم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ذاتی تعلق قائم رکھا۔ اس کے علاوہ آپ نے قادیان میں رہ کر سلسلہ کی طبی خدمات بھی سرانجام دیں۔ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب نے اس روایت کو قائم رکھا اور سالہا سال وہ جے پور سے نیا لبادہ بنوا کر سالانہ جلسہ کی تقریب پر آ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش فرماتے اور پرانا لبادہ حضور سے تبرک کے طور پر واپس لے لیتے۔ عجیب محبت تھی۔ ڈاکٹری میں بھی نہایت کامیاب، اپنے قابل باپ یعنی ہمارے بھائی کی طرح علاج میں جرأت اور خاص خود اعتمادی سے کام لیتے۔

دوستوں سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعا فرمائیں خدا تعالیٰ اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو ان کا ظاہری و معنوی لحاظ سے سچا جانشین بنائے آمین۔

(قاضی محمد اسلم)

صدر سوکارنو کے لئے صدر ایوب کا پیغام

جکارتہ ۱۰ رجون۔ وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو کل کراچی سے جکارتہ پہنچ گئے وہ انڈونیشی حکام سے دونوں ملکوں کے تعلقات مضبوط بنانے کے لئے بات چیت کریں گے۔ یہاں پہنچنے پر وزیر خارجہ مسٹر آدم ملک نے مسٹر بھٹو کا خیر مقدم کیا وہ تین دن یہاں قیام کریں گے۔

وزیر خارجہ مسٹر بھٹو صدر سوکارنو کے لئے صدر ایوب کا ایک خصوصی پیغام بھی لے کر گئے ہیں۔

راولپنڈی ۱۰ رجون۔ امریکہ کے نئے سفیر متعینہ پاکستان مسٹر یوجین مری لوک نے کل صبح اپنی تقرری کے کاغذات صدر محمد ایوب خان کو پیش کر دیئے۔ سفیر موصوف نے صدر جانسن کا ایک خاص پیغام بھی صدر کو پیش کیا۔

ہر قسم کی خیر و برکت کا ذریعہ قرآن مجید ہے

احباب جماعت اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"ہم قرآن شریف ہی کی تعلیم دینے آئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف تو اس لئے بھیجا ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے ...."

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم ص ۳۲۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"..... اب دیکھو کتنی عجیب بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے سارے قرآن کریم کا خلاصہ صرف ایک لفظ میں بیان کر دیا ہے۔ اور وہ لفظ "خیر" ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ (تذکرہ ص ۹۳ نیا ایڈیشن) کہ اگر تم خیر (اس کا مفہوم جیسا کہ میں نے بتایا ہے بڑا وسیع ہے) کے حصول کا طریق جاننا چاہتے ہو۔ اگر تم اس کے حصول کے ذرائع سمجھنا چاہتے ہو یا تم سمجھتے ہو کہ اس کے حصول کے سلسلہ میں تمہیں کسی ممد و معاون کی ضرورت ہے تو تمہیں قرآن کریم کی طرف رجوع کرنا پڑے گا کیونکہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ خیر سب کی سب قرآن کریم میں ہے۔ اسی لئے میں نے اپنے پچھلے خطبہ میں جماعت کو اپنے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے اور پھر اس کا ترجمہ پڑھانے کی طرف توجہ دلائی تھی"

(الفضل ۲۳ فروری ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ تعلیم قرآن مجید کا خاص اہتمام فرمائیں تا کہ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن مجید نہ پڑھ سکتا ہو۔

خاکسار ابوالعطاء

نائب ناظر اصلاح و ارشاد

روس نے پاکستان کو فوجی امداد کی پیش کش کر دی

پاکستان روسی پیش کش غالباً قبول کر لے گا

راولپنڈی ۱۰ رجون۔ روس نے پاکستان کو آسان شرائط پر فوجی ہتھیار دینے کی پیش کش کی ہے۔ راولپنڈی کے سفارتی ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ روس نے حکومت پاکستان کو آگاہ کیا ہے کہ وہ پاکستان کے ہاتھ اسی نوعیت کے ہتھیار فروخت کرنے کے لئے تیار ہے جو اس نے بھارت کو دیے ہیں۔

روس نے ہتھیاروں کی خریداری کے لئے پاکستان کو آسان قرضہ دینے کی پیشکش بھی کی ہے جس پر صرف ۲½ فی صد سالانہ کی شرح سے سود لیا جائے گا۔ اس ضمن میں روسی حکومت نے کہا ہے کہ پاکستان کو بھی انہی شرائط کے تحت ہتھیار دیئے جائیں گے جو بھارت کو فوجی سامان کی فراہمی کے سلسلہ میں عاید کی گئی تھیں۔

اس خبر کی تصدیق کے لئے کل جب دفتر خارجہ سے رجوع کیا گیا تو متعلقہ حکام نے اس کے متعلق کچھ کہنے سے انکار کر دیا جب ان سے واضح طور پر تصدیق یا تردید کے لئے کہا گیا تو انہوں نے کہا ہم اس اطلاع پر کوئی تبصرہ نہیں کرتے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگر روسی پیش کش قبول کر لی گئی تو پاکستان میں پہلی بار روسی ہتھیار درآمد کئے جائیں گے۔ یاد رہے پاکستان نے بھارت کو روسی اسلحہ فراہم کرنے کی سخت مخالفت کی تھی۔ جب روسی اسلحہ سے لدے ہوئے پانچ بحری جہاز کلکتہ پہنچے تو پاکستان نے روس کو ان خطرات سے آگاہ کر دیا تھا جو بھارت کو فوجی امداد ملنے سے پیدا ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان بار بار اعلان کر چکا ہے کہ برصغیر میں ہتھیاروں کی دوڑ دونوں ملکوں کے لئے تباہ کن ہو گی۔ لیکن بھارت نے روس امریکہ برطانیہ اور دوسرے ملکوں سے ہتھیار جمع کرنے کا سلسلہ جاری رکھا جس سے برصغیر میں فوجی عدم توازن پیدا ہو گیا ہے چنانچہ مبصرین کا کہنا ہے کہ پاکستان روس کی پیش کش غالباً قبول کر لے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲